اے وطن تیرے "نشاں"

رپورٹنگ ٹیم

نزہت نثار، ایاز شیخ، فرخ شہزاد
آمنہ سلیم، عبدالشکور مرزا

قائد کی جائے پیدائش، وزیر مینشن

وہ یقیناً ایک بے حد خاص دن تھا، کراچی کی خنک ہوا میں نرمی تھی اور موسم بے حد سہانا ہو رہا تھا۔ 25 دسمبر 1876ء کو کھارادر کی ایک پر رونق گلی میں واقع قدیم پتھروں سے بنے گھر میں جناح پونجا کے بیٹے نے آنکھ کھولی، وہ گھر جس کی دوسری منزل پر رہتے ہوئے ابھی انہیں چند سال ہی ہوئے تھے۔ اس گھر کا نام وزیر مینشن تھا جسے کراچی کا پرفیئر موسم منظر رکھتے ہوئے قدیم طرز پر پتھروں سے بنایا گیا تھا۔ جناح پونجا نے اپنے صاحبزادے کا نام محمد علی جناح رکھا لیکن شاید اس وقت ان کو معلوم نہ تھا کہ کھارادر کی تنگ گلیوں میں پلنے بڑھنے والے ان کے اس ہونہار بیٹے سے تاریخ کتنا اہم کام لینے والی ہے۔ شاید اس وقت یہ اندازہ لگانا ممکن ہی نہ تھا کہ وزیر مینشن کا یہ نوعمر رہائشی، چند برس بعد پورے برصغیر کے مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے گا اور 14 اگست 1947ء کے دن مسلمانوں کو وہ پاک منزل مل جائے گی جس کی تلاش انہیں کئی صدیوں سے تھی۔

کراچی کی پہچان مزار قائد ہے اور کھارادر کو وزیر مینشن کی وجہ سے منفرد نام اور مقام حاصل ہے۔ یہ قائداعظمؒ کی جائے پیدائش بھی ہے اور ان کا پہلا گھر بھی۔ وہ تقریباً 16 برس تک اس گھر میں مقیم رہے تھے۔ ان کے والد جناح پونجا 1874ء میں کراچی آئے تو ان کی نظر انتخاب کھارادر کے علاقے میں موجود اس گھر پر ٹھہری اور انہوں نے یہیں رہنے کا فیصلہ کیا۔

1953ء میں اس تاریخی عمارت کے حقوق، حکومت پاکستان نے حاصل کر لیے اور اسے قائداعظمؒ کی جائے پیدائش ہونے کی خصوصی اہمیت کی بناء پر 14 اگست 1953ء میں میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا۔

نچلی منزل پر دارالمطالعہ قائم ہے، چند برس پہلے تک یہاں علم و ادب کے متوالے، اپنی علمی پیاس بجھایا کرتے تھے مگر پچھلے چار برس سے عوام کے لیے اس کے دروازے بند ہیں۔ زیارت ریزیڈنسی پر حملے کے بعد کتب خانے میں عام لوگوں کی آمد و رفت پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ کتب خانے میں تقریباً پچاس لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ یہاں ادب، سائنس، فلسفہ اور تاریخ سمیت مختلف موضوعات پر کتابیں موجود ہیں۔ پہلی اور دوسری منزل پر قائداعظمؒ کے زیر استعمال سامان کو خوبصورتی اور ترتیب سے سجایا گیا ہے۔ کچھ سامان مثلاً پلنگ، صوفہ، ملبوسات بمبئی کے گھر سے بھی لا کر رکھے گئے ہیں۔ جو یقیناً یہاں آنے والے سیاحوں کی توجہ کا مرکز رہتے ہیں۔

فلیگ اسٹاف ہاؤس، قائداعظمؒ کا گھر

☆ کراچی کی تاریخی زیب النساء اسٹریٹ، شاہراہ فیصل، فاطمہ جناح روڈ اور کلب روڈ کے سنگم پر 17 منزلہ فلیگ اسٹار ہوٹل کے مخالف جانب برصغیر کے نامور وکیل، عظیم عالمی رہنما اور پاکستان کے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ کا گھر واقع ہے۔ اس گھر کو آج ''قائداعظم ہاؤس میوزیم'' کہا جاتا ہے جس کا اصل پتہ پلاٹ نمبر 241، اسٹاف لائنز کراچی کنٹونمنٹ ہے۔ 1940ء میں برٹش انڈین آرمی نے اس گھر کو اپنے فوجی افسران کی رہائش کے لیے کرائے پر حاصل کر لیا تھا اور فوجی پروٹوکول کی مناسبت سے گھر کا نام ''فلیگ اسٹاف ہاؤس'' رکھا گیا تھا۔ 1943ء میں اس گھر کو قائداعظمؒ نے کراچی کے دسویں ناظم سر جے۔ ایچ کتراک سے 1 لاکھ 15 ہزار سکہ رائج الوقت کے عوض خرید لیا تھا۔ یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ گھر خریدنے کا معاہدہ 14 اگست 1943ء کو ہوا۔ قائداعظم نے ایڈوانس کے طور پر 10 ہزار روپے ادا کئے جبکہ باقی رقم معاہدے کے تحت بعد میں ادا کی گئی۔ گھر قائدؒ کی ملکیت میں آنے کے بعد بھی ''فلیگ اسٹاف ہاؤس'' رہا اور اس کا کرایہ 435 روپے 50 پیسے ماہانہ برٹش انڈین آرمی کی جانب سے ادا کیا جاتا رہا۔ اس حوالے سے 18 اپریل 1947ء کو محمد علی جناح کے نام دی گئی ایک رسید ماضی کے جھروکے کھولتی ہے۔ 1943ء سے 1947ء کے دوران جنرل ڈگلس ڈیوڈ گریسی بھی ''فلیگ اسٹاف ہاؤس'' کے مکین رہے۔ وہ تقسیم ہند کے بعد پاکستان آرمی کے پہلے چیف آف دی جنرل اسٹاف اور ڈپٹی کمانڈر ان چیف بھی رہے تھے۔

14 اگست 1947ء کو پاکستان آزاد ہوا تو اگلے ماہ دی ولی کے علاقے 10th اور نگزیب روڈ پر واقع بانی پاکستان کے گھر سے تمام سامان ''فلیگ اسٹاف ہاؤس'' منتقل کر دیا گیا، پھر اس گھر کو ''قائداعظم ہاؤس'' کا نام مل گیا۔ گو کہ قائداعظمؒ کو زندگی نے اس گھر میں رہائش کے لیے زیادہ مہلت نہیں دی۔ انہوں نے پاکستان آنے کے بعد زیادہ وقت گورنر جنرل ہاؤس اور زیارت ریزیڈنسی میں گزارا۔ تاہم آج بھی ''قائداعظم ہاؤس'' میں موجود محمد علی جناحؒ سے وابستہ چیزیں دیکھنے والوں کو اپنے قائدؒ کی دل آویز شخصیت کے قریب کرتی ہیں۔

گارڈن سے ہوتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں تو نظر کے سامنے فن تعمیر کا شاہکار دکھائی دیتا ہے جو کہ ''قائداعظم ہاؤس میوزیم'' کی مرکزی عمارت ہے جو کہ قائداعظمؒ کا اصل رہائشی مقام رہا۔ اس جائیداد کا بحکومتی رقبہ 10 ہزار 241 اسکوائر یارڈز ہے لیکن رہائش کی مرکزی عمارت کا رقبہ کافی کم ہے۔ گھر کا مرکزی دروازہ بند ہے جبکہ سیاحوں کو عمارت میں عقبی دروازے سے داخلے کی اجازت ہے۔ یہ عمارت گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر مشتمل ہے اور دونوں منازل پر دو، دو کمرے 16 فٹ 11 انچ رقبے پر مشتمل ہیں جبکہ گھر کے تمام کمروں کے دروازے برآمدے میں کھلتے ہیں۔ گراؤنڈ فلور پر ڈرائنگ روم، ڈائننگ روم، اسٹڈی روم بمعہ آفس قائم ہے۔

عقبی دروازے سے گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے ڈرائنگ روم دکھائی دیتا ہے جس میں رکھا فرنیچر، صوفہ سیٹ، ٹیلی فون، شوپیس، زمین پر بچھا کارپٹ اور قائداعظمؒ سے وابستہ دیگر نادر اشیاء محفوظ ہیں۔ برآمدے کے دائیں جانب مطالعہ کا کمرہ بمعہ آفس اور بائیں جانب ایک حصے میں مختلف شوکیسز میں قائداعظمؒ کے زیر استعمال رہنے والے قیمتی برتن رکھے ہیں۔ ان برتنوں میں چینی اور جاپانی کی جانب سے تحفے میں دیئے گئے برتن بھی شامل ہیں جن پر سونے کا پانی چڑھا ہے اور سونے کے تار کا باریک کام بھی ہے۔ چینی نقش و نگار کی حامل کیتلیاں، کپ پرچ سیٹ، پلیٹیں اور دیگر برتن نہایت نفیس دکھائی دیتے ہیں۔ گائیڈ رشید بھائی نے بتایا کہ صرف کچھ برتنوں کو ہی نمائش کے لیے رکھا گیا ہے جبکہ حفاظت کے پیش نظر باقی برتنوں کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ ایک شوکیس پر ہاتھ دھونے کے لیے استعمال ہونے والی ڈش چلمچی رکھی ہے، ساتھ ہی دیوار پر قائداعظم اور فاطمہ جناح کی تصویر سجی ہے۔ اس کے سامنے ڈائننگ روم ہے جس میں تین میزوں کو جوڑ کر 12 کرسیوں کے لیے بڑی ڈائننگ ٹیبل بنائی گئی ہے، یہاں عموماً مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا جاتا تھا۔ ڈائننگ روم کی دیوار پر فاطمہ جناح کا پینسل سے بنا ہوا اسکیچ سجا ہے جو محترمہ کو سارہ اخلاق نامی آرٹسٹ نے 1963ء میں تحفتاً دیا تھا۔

مطالعہ کے کمرے اور آفس میں سنگمرمر پر فیوم کی دو خالی بوتلیں بھی رکھی ہیں۔

قائداعظم اور فاطمہ جناح کے کمروں میں سے ایک دروازہ برآمدے نما کمرے میں کھلتا ہے جہاں ناشتہ کرنے کے لیے ٹیبل اور دو کرسیاں رکھی ہیں۔

جس عقبی دروازے سے ہم گھر میں داخل ہوئے تھے، اس کے سامنے کچھ ہی فاصلے پر باورچی خانہ ہوا کرتا تھا جسے اب ایڈمنسٹریشن روم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ باورچی خانے کو رہائشی عمارت سے باہر بنانے کا مقصد اسے میں بھرپور ہوادار کا حامل بنانا تھا۔ باورچی خانے کی راہداری سے متصل لوہے کا گول زینا لگا ہے جو گھر کی چھت پر جا رہا ہے۔ قائداعظمؒ کی رہائش گاہ سے ملحقہ مہمان خانہ بھی ہوا کرتا تھا جس میں چار کمرے تھے۔ اب مہمان خانے کے کمرے منہدم کر کے اسے بڑا ہال بنا دیا گیا ہے جسے آڈیٹوریم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ گھر کے پچھلے حصے میں گھوڑوں کے اصطبل، چار گاڑیوں کے گیراج اور تین سرونٹ کوارٹرز ہوا کرتے تھے جنہیں اب گیسٹ ہال میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

''قائداعظم ہاؤس'' کے تمام حصے فن تعمیر کا اعلیٰ شاہکار دکھائی دیتے ہیں۔ چونا پتھر سے بنی اس عمارت کو موسز سومیک (Moses Somake) نے ڈیزائن کیا تھا۔ گھر کو اس خوبصورتی سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ دن کے وقت اسے سورج کی روشنی چمکا کر رکھتی ہے، ہر کمرے میں ایک سے زیادہ دروازے ہیں جو کہ تمام کمروں کو آپس میں منسلک رکھتے ہیں۔ قائدؒ کے کمرے میں تین دروازے اور تین کھڑکیاں ہیں۔ گھر کو تزئین و آرائش کے بعد مضبوط کر دیا گیا ہے لیکن اس کی بنیادی چیزوں کو قائم رکھا گیا ہے۔ گھر کی چھت پکی کر دی گئی ہے لیکن اس پر ماضی کی طرح لال سرامک ٹائلز نصب ہیں جبکہ چھت کے اندرونی حصے پر لکڑی لگائی گئی ہے۔ گھر کی پہلی منزل کی چھت بھی پکی کر دی گئی ہے مگر اس کا فرش لکڑی کا بنا کر پرانی تعمیر کا جزو برقرار رکھا گیا ہے۔ اس میں زیادہ تر اسی لکڑی کو استعمال کیا گیا ہے جو پہلے سے گھر کا حصہ تھی۔

بابائے قوم کی وفات کے بعد مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح 13 ستمبر 1948ء کو ''قائداعظم ہاؤس'' منتقل ہوگئی تھیں اور 1964ء تک یہیں رہائش پذیر رہیں۔ اس کے بعد محترمہ نے کلفٹن میں اپنی رہائش گاہ ''قصر فاطمہ'' میں سکونت اختیار کی، جسے ''موہٹہ پیلس'' بھی کہا جاتا ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح اور پھر محترمہ شیریں بائی کے انتقال کے بعد بانی پاکستان کے گھر کو ''قائداعظم ٹرسٹ'' نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا جس کے بعد فروری 1985ء میں حکومت پاکستان نے اس دستاویزات رکھا کرتے تھے۔ قائداعظمؒ کے بیڈروم کے ساتھ ہی ڈریسنگ کی جگہ ہے جہاں سنگھار میز اور ان کا ایک اسٹاکش جوتا رکھا ہے۔ قائدؒ کے بیرا بن کے عمدہ انتخاب کی دنیا قائل ہے۔ وہ زیادہ تر برطانیہ اور فرانس کے بنے ڈیزائنر کے لباس اور جوتے پہنا کرتے تھے۔

محترمہ فاطمہ جناح کی خواب گاہ میں آئیں تو یہاں سنگل بیڈ، ڈبل ڈور الماری، چھوٹی میز، کرسی اور ان کے استعمال کی مختصر اشیاء رکھی گئی ہیں۔ اُن کے بیڈروم کے ساتھ منسلک ڈریسنگ روم میں سنگھار میز پر پرفیوم کی دو خالی بوتلیں بھی رکھی ہیں۔

قائداعظمؒ اور فاطمہ جناح کے کمروں میں سے ایک دروازہ برآمدے نما کمرے میں کھلتا ہے جہاں ناشتہ کرنے کے لیے ٹیبل اور دو کرسیاں رکھی ہیں۔

جس عقبی دروازے سے ہم گھر میں داخل ہوئے تھے، اس کے سامنے کچھ ہی فاصلے پر باورچی خانہ ہوا کرتا تھا

مزار قائد

مینارِ پاکستان

فلیگ اسٹاف ہاؤس، کراچی

میں میوزیم میں آنے کے اوقات صبح 9 سے شام 4 بجے تک ہیں جبکہ جمعہ کو صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک یہاں آنے کی اجازت ہے۔ بدھ کو سیاحوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ میوزیم میں انٹری مفت ہے۔

زیارت ریذیڈنسی جہاں قائد نے آخری دن گزارے

بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ سے 122 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع وادی زیارت کا پُرفضا مقام صوبہ اور ملک کا اہم سیاحتی مرکز سمجھا جاتا ہے۔ صنوبر کے درخت سے ڈھکی وادی کی خوبصورتی اور دلکشی ملک بھر سے سیاحوں کو اپنی جانب راغب کرتی ہے۔ سرد آب و ہوا اور قدرتی نظاروں کی بدولت گرمیوں میں یہ وادی سیاحوں کے لئے جنت سے کم نہیں۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ سے منسوب ریذی ڈینسی نے اس دلکش وادی کی اہمیت میں نہ صرف مزید اضافہ کیا ہے بلکہ سیاحوں کے لئے مزید پرکشش بنایا ہے۔ پُرفضا مقام پر واقع بانی پاکستان کی یہ خوبصورت رہائش گاہ بن تعمیر کا اعلیٰ شاہکار ہے۔

گھاس کے اس میدان کا رقبہ 25 ہزار مربع فٹ ہے جب کہ ریذی ڈینسی کے احاطے میں کم و بیش پچاس درختوں کے علاوہ 61731 مربع انگلز کے رقبے پر مشتمل صنوبر کے گھنے درخت ہیں۔ ان درختوں کی عمر ڈھائی ہزار برس سے پانچ ہزار برس تک ہے۔ صنوبر کے یہ جنگلات دنیا کے دوسرے بڑے جنگلات ہیں۔

جب زیارت کی خوبصورت وادی میں انگریز موسم گرما گزارنے لگے تو اس زمانے میں تپ دق یعنی ٹی بی ایک لاعلاج بیماری تھی اور اس سے متاثرہ افراد کو خشک اور سرد آب و ہوا والے خطوں میں بھیجا جاتا تھا۔ کوئٹہ اور زیارت ایسے ہی خطے ہیں۔ اس لیے انگریزوں نے 1892ء میں زیارت میں ٹی بی سینی ٹوریم کے لئے یہ عمارت بنائی۔ عمارت میں اوپر اور نیچے چار چار کمرے اور بالائی منزل پر ایک ویٹنگ ہال کوئی تھی اور ایک جانب ملازمین کے لئے چار کوارٹر تعمیر کیے گئے تھے۔ یہ عمارت اس لیے بنائی گئی تھی کہ اگر کسی انگریز افسر کو ٹی بی ہو جائے تو علاج کے لئے اسے یہاں لایا جائے مگر جب بلوچستان کے انگریز حاکم ایجنٹ ٹو دی گورنر جنرل نے اس عمارت میں پہلی بار قیام کیا تو یہ گورنر جنرل کی قیام گاہ بن گئی۔ قائداعظمؒ جب قیام پاکستان سے قبل بلوچستان آئے تو انہیں یہ جگہ بہت پسند آئی۔ واضح رہے کہ قیام پاکستان سے قبل قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ڈاکٹر نے انہیں بتا دیا تھا کہ انہیں ٹی بی کا مرض لاحق ہے اور یہ بیماری اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ ان کا زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا۔ یہ ان کرقائد اعظمؒ نے ڈاکٹر کو سختی سے ہدایت کی کہ اس بات کو راز رکھا جائے۔ قائداعظمؒ نے اپنی قوت ارادی سے دن رات کام کیا۔ آزادی کے تھوڑے عرصے بعد ہی ٹی بی کا مرض شدت اختیار کر گیا اور جون کے آخر میں ڈاکٹر نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ زیارت میں قیام کریں اور وہیں ان کا علاج کیا جائے گا۔ قائداعظمؒ یکم جولائی 1948ء کو زیارت کی اسی ریذی ڈینسی میں آگئے اور 10 ستمبر 1948ء تک اس ریذیڈنسی میں قیام کیا۔ یوں آزادی کے بعد وہ بحیثیت گورنر جنرل پاکستان ایک برس 27 دن زندہ رہے جس میں سے اپنی زندگی کے آخری دو مہینے اور دس دن زیارت کی اس ریذیڈنسی میں بسر کیے اور یہیں انہوں نے پاکستان کی پہلی سالگرہ بھی منائی۔ اس ریذی ڈینسی کی بالائی منزل کی چھت پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ 9 ستمبر کو قائداعظمؒ پر بے ہوشی طاری ہوئے لگی تھی اور کمزوری کی وجہ سے وہ بہت دھیمی آواز میں اپنی بہن فاطمہ جناح سے بات کرتے تھے جو پورے دو مہینے دس دن تک ان کی تیمارداری کرتی رہیں۔ 11 ستمبر کی صبح قائداعظمؒ کو زیارت سے

قائداعظمؒ کی جائے پیدائش، وزیر مینشن، سرکاری توجہ کی مستحق ہے

فلیگ اسٹاف ہاؤس، قائداعظمؒ میوزیم میں عوام کی دلچسپی بڑھنی چاہیے

دہشت گرد حملوں کے بعد، زیارت ریذیڈنسی کی مرمت 16 کروڑ روپے میں ہوئی

2008ء میں اس کی تزئین و آرائش کا کام شروع ہوا، جسے 2010ء میں مکمل کیا گیا۔ البتہ اب ایک بار پھر اس تاریخی عمارت کے اردگرد بحالی کے کام پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ بدلتے موسم اور مون سون کی حالیہ بارشوں نے اس عمارت کو کافی نقصان پہنچایا، عمارت کے اردگرد نکاسی آب کی صورتحال بدترین ہے جس کی وجہ سے سال کے کئی ماہ یہاں پانی کھڑا نظر آتا ہے جو کہ یہاں آنے والے سیاحوں کے لیے مشکل کا باعث ہے۔

مون سون کی بارش میں عمارت کے اردگرد جمع ہو جانے والا پانی، اس تاریخی عمارت کو نقصان پہنچانے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ کئی بار اس امر کی جانب توجہ دلائی جا چکی ہے لیکن پورے شہر کراچی میں نکاسی آب کے مسائل کے ساتھ ساتھ یہ عمارت بھی محفوظ نہیں۔ عمارت کے اندر کی حالت کی بات